بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ:

076: باب 38- حصہ اول- بعض ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کی حقیقت۔

[آیت (النساء:60-62)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد للامام العلامہ الشیخ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے۔ آج کے درس میں ایک نئے باب سے آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب قول الله تعالیٰ" (اس چیز کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) ﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا﴾ سورۃ النساء: 60-62 تک۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ﴾ (کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں) ﴿اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ﴾ (جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس چیز پر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے (یعنی قرآن مجید پر)) ﴿وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ﴾ (اور جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل ہوئی ہے (یعنی تورات، انجیل اور زبور اور دیگر کتابیں)) ﴿يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ﴾ (وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کے فیصلے طاغوت کریں) ﴿وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ﴾ (اور ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس سے کفر اختیار کریں طاغوت کو جھٹلائیں) ﴿وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ﴾ (اور شیطان یہ چاہتا ہے) ﴿اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا﴾ (کہ انہیں دور گمراہی میں بھٹکاتا رہے)۔

آج کے درس کا موضوع جو ہے وہ پچھلے درس سے وابستہ ہے پچھلے درس میں علماء کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں، اس موضوع کے متعلق بات کی تھی اور یہ بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بھی عالم کا قول نہیں لیا جاتا اور نہ ہی کسی بھی عالم کے قول پر عمل کیا جاتا ہے، ہرگز نہیں اور اگر کوئی شخص کسی کے عالم کے قول کو لے لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کو اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو پس پشت ڈال دیتا ہے اسے کہتے ہیں شرک الطاعة۔ مومن کے ایمان کا یہ تقاضہ ہے کہ جب اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت ہوں "قَالَ اللّٰهُ" اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بیان کیا جائے

"قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" تو وہ اپنے سر کو خم کر کے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو سر آنکھوں پر تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا شروع کر دے۔

آج کا درس حاکم وقت کی فرمانبرداری کے متعلق ہے اور حاکم وقت میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کے متعلق شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب باندھا ہے۔ حکمران کی فرمانبرداری اہل سنت والجماعت کے ایمان کے اصولوں میں سے اصل ہے آپ کو یاد ہوگا عقیدے کے دروس میں جب اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بیان کیا تھا تو ان میں سے چوتھا اصل کون سا تھا؟

پہلا اصل تھا ارکان ایمان کے متعلق، دوسرا اصل تھا ایمان کے متعلق احکام اور مسائل، تیسرا اصل تھا صحابہ کرام اور اہل بیت کے متعلق اہل سنت والجماعت کا موقف، چوتھا اصل تھا حکمران کی فرمانبرداری کے متعلق اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے۔ تو چوتھا اصل جو ہے اصول الایمان میں سے عقیدے کے اصول میں سے وہ ہے حکمران کی فرمانبرداری کے متعلق اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے اور اس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں آج کے درس میں وہی تفصیل دوبارہ میں نہیں بیان کروں گا لیکن جو اہم باتیں ہیں اس موضوع کے متعلق وہ یہ ہیں:

1۔ کہ توحید حاکمیت یہ چوتھی قسم کی توحید نہیں ہے اور جو لوگ اسے چوتھی قسم متعین کرتے ہیں ان لوگوں سے غلطی ہوئی۔ توحید حاکمیت توحید ربوبیت اور توحید الوہیت کا حصہ ہے توحید حاکمیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واحد فیصل ماننا ہے ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی فیصلہ کرنے والا نہیں ہے قانون سازی کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے، شریعت کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اس شریعت کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اور اس شریعت کے اندر ہر وہ قانون موجود ہے جس سے جِن وانس کی دنیا اور آخرت سنور جائے جس میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ساز و سامان موجود ہے یہ ہمارا ایمان ہے۔ دنیا کے جتنے بھی فیصلے ہیں جتنے بھی قوانین ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق نہیں ہیں تو وہ باطل ہیں۔

توحید حاکمیت کو چوتھی قسم کی توحید قرار دینا یہ منہج ہے خوارج کا، جب خوارج نکلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف انہوں نے بغاوت کی۔ ان کا سب سے پہلا نعرہ کیا تھا؟ ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾(یوسف:40) (کہ فیصلے کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے (کسی اور کا نہیں ہے))۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "كَلِمَةُ حَقٍّ يُرَادُ بِهَا بَاطِلٌ" (بات تو حق ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لیکن اس کے پیچھے وہ ایک بہت بڑا باطل چھپا رہے ہیں)۔ کیا باطل تھا؟ کہ نعوذ باللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافر ہیں،

سیدنا علی کافر ہیں اور سیدنا علی کے ساتھ جتنے بھی صحابہ ہیں رضی اللہ عنہم وہ بھی کافر ہیں۔ ارے کیوں ؟! کیونکہ انہوں نے جو فیصلہ کیا قرآن مجید کے مطابق فیصلہ نہیں کیا قرآن مجید سے فیصلہ اخذ نہیں کیا انہوں نے اپنی رائے پیش کی ہے۔

اگرچہ فیصلہ کرنے والے کون تھے ؟ دو صحابی تھے سیدنا ابو موسیٰ اشعری اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما۔ دو صحابی فیصلہ کرتے ہیں اور قرآن مجید میں سے فیصلہ اخذ کرتے ہیں اور بعض لوگ کلمہ پڑھتے ہوئے بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں نعوذ باللہ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی کافر ہیں یہ دو صحابی بھی کافر ہیں اور جس نے اس فیصلے کی تصدیق کی وہ بھی کافر ہے ! دعویٰ کیا ہے ؟ ﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ﴾ بھئی فیصلہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتے ہیں یہ تو فیصلہ لوگوں نے کیا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا کہ توحید حاکمیت توحید کا حصہ ہے۔ تو کوئی شک نہیں کہ توحید حاکمیت توحید کا حصہ ہے لیکن چوتھی قسم نہیں ہے سلف صالحین سے یہ چوتھی تقسیم کہ توحید کی چار قسمیں ہیں یہ ثابت نہیں ہے سلف صالحین کی توحید کی تین قسمیں ہیں یہی ثابت ہے :

1۔ پہلی قسم ہے توحید ربوبیت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ربّ نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق کوئی مالک کوئی تدبیر کرنے والا نہیں ، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا کوئی حاجت روا نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں، یہ توحید ربوبیت ہے۔

2۔ دوسری قسم ہے توحید الوہیت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود بر حق نہیں، جتنی بھی عبادات ہیں وہ ساری کی ساری صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بجالانی ہیں ان عبادات کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اگر نماز، زکوۃ، روزہ، حج عبادات ہیں اسی طریقے سے دعا، پکار، قربانی، نذر و نیاز بھی عبادات ہیں ، ڈر، امید، توکل بھی عبادات ہیں اور ان سب کا حقدار صرف اور صرف ایک ہی ذات ہے وہ ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ۔

جیسے کہ ہم نماز صرف اللہ تعالیٰ کے پڑھتے ہیں تو ہمارے دونوں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اٹھنے چاہیئں، ہمارا دامن بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے پھیلنا چاہیے کسی اور کے لیے نہیں چاہے یہ کوئی اور اللہ تعالیٰ کا قریب فرشتہ کیوں نا ہو، یا اللہ تعالیٰ کا پیارا پیغمبر کیوں نا ہو، یا اللہ تعالیٰ کا ولی کیوں نا ہو کیونکہ یہ عبادات ہیں اور عبادات کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔

3۔ تیسری قسم کی توحید، توحید اسماء والصفات ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں اور صفات الکمال ہیں ان صفات میں اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی سانجھی نہیں ہے۔ جن صفات کا ذکر قرآن مجید میں ہوا اور صحیح حدیث میں ہوا ہم ان صفات پر ایمان لے کر آتے ہیں چار شرطوں کے ساتھ یہ چار قید لگانا ضروری ہیں اسماء والصفات کے باب میں "من غير تعطيل، ومن غير تحريف، ومن غير تكييف، ومن غير تمثيل" یہ چار شرطیں ہیں کہ بغیر انکار کرنے کے، بغیر تحریف کرنے کے، بغیر کیفیت بیان کرنے کے اور بغیر مثل بیان کرنے کے۔

یہ تین قسمیں ہیں توحید کی، توحید حاکمیت کہاں پر ہے؟ توحید حاکمیت توحید ربوبیت کا حصہ ہے اور توحید الوہیت کا حصہ ہے۔
توحید ربوبیت کیسے؟ کہ اللہ تعالیٰ ہی تدبیر کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہی نفع و نقصان کا مالک ہے اور فیصلے بھی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے پوری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو فیصلہ کرنا چاہے اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ وہ فیصلہ کیا ہے جس سے بنی نوع انسان کی کامیابی دنیا اور آخرت میں ہو، جس نے اُن فیصلوں کو اپنایا ہے اور ان کے مطابق زندگی گزاری ہے وہ شخص کامیاب ہوا ہے اور جس نے ان فیصلوں کو چھوڑا ہے کسی بھی وجہ سے تو وہ شخص ناکام ہوا ہے چاہے وہ شخص ہو، یا وہ معاشرہ ہو، یا وہ امت کیوں نا ہو جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو اللہ تعالیٰ کے قانون کو چھوڑا ہے وہ ناکام ہوا ہے۔
توحید الوہیت کیسے ہے؟ بارک اللہ فیک، فرمانبرداری کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ نازل فرمایا ہے اپنی کتاب میں، یا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں جب آپ اس فیصلے کو اپناتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں تو آپ عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری عبادت ہے کہ نہیں؟ عبادت ہے۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی فرمانبرداری کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا اسے کیا کہتے ہیں؟ توحید عبادت۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہوتا ہے، تو اس طریقے سے وہ شخص توحید ربوبیت پر بھی عمل کرتا ہے اور توحید الوہیت پر بھی عمل کرتا ہے۔
شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کو اس لیے باندھا ہے تاکہ موحد کو پتہ چلے کہ توحید کامل کیا ہوتا ہے اور ایمان کامل کیا ہوتا ہے۔ توحید کامل یا ایمان کامل وہ نہیں ہے کہ انسان توحید ربوبیت میں بھی ٹھیک ہو، توحید الوہیت میں بھی ٹھیک ہو، اسماء والصفات کے باب میں بھی ٹھیک ہو لیکن حاکمیت کی توحید کو الگ کر دے یا توحید حاکمیت میں غلطی کرے اور فیصلہ کسی اور سے کروائے، یہ توحید اور ایمان میں کمی ہے توحید اور ایمان میں کمی کی نشانی ہے، نقص کی نشانی ہے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرواتے ہیں وہ دو قسم کے لوگ ہیں، یا تو دائرۂ اسلام سے خارج ہونے والے ہیں کافر ہیں کفر اکبر کے مرتکب ہیں، یا وہ لوگ ہیں جو کفر اصغر کے مرتکب ہیں۔
کفر اکبر اور کفر اصغر میں فرق جانتے ہیں آپ کیا فرق ہے کفر اکبر اور کفر اصغر میں؟:
کفر اکبر وہ کفر ہے جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اس کے ساتھ ایمان باقی رہتا نہیں ہے۔ کلمہ پڑھا ہے کسی نے اور دین کو گالی دی ہے مسلمان ہے؟ دین کو گالی دینے والا مسلمان ہے؟ کافر ہے۔ نبی کو گالی دینے والا کافر ہے، شرک اکبر کا مرتکب کافر ہے اگرچہ کلمہ بھی پڑھا ہے لیکن اس نے ایسا عمل کیا ہے جو کلمے کے منافی ہے اور وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا ہے۔

کفر اصغر وہ کفر ہے شریعت میں جس کا نام کفر دیا گیا ہے لیکن وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوا۔اس کی مثال کیا مثال ہے کوئی جانتا ہے ؟کفر اصغر لفظ کفر کا ہو لیکن دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوا، ریاکاری شرک اصغر ہے لیکن کفر کا لفظ مجھے بتائیں ٹھیک ہے شرک اصغر بھی کفر اصغر ہوتا ہے لیکن کفر کا لفظ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے نوحہ کرنے والی عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کفر کا ارتکاب کیا ہے۔کیا نوحہ کرنے والی دائرۂ اسلام سے خارج ہوتی ہے ؟یعنی جس عورت کا کوئی پیارا مر جائے اور وہ ماتم کرتے ہوئے روتی ہے نوحہ کرتی ہے، طمانچے مارتی ہے اپنے گالوں پر، یا اپنے گریبان پھاڑتی ہے کیا وہ کافر ہو جاتی ہے ؟کفر اکبر نہیں ہے دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہے وہ لیکن کبیرہ گناہ کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

دوسرا "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ"۔ مسلمان کو قتل کرنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ کفر ہے (اور ہمارے ساتھی نے ماشاءاللہ وہاں سے جواب دیا ہے ابن داود، جزاک اللہ خیر) کہ مسلمان کا قتل کرنا جو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کفر ہے۔کون سا کفر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا کیا قاتل کافر ہوتا ہے ؟یہیں سے خوارج کو غلطی ہوئی انہوں نے کفر کا لفظ دیکھا کہ قاتل کافر ہے تو انہوں نے کہا کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد کیا ہے جانتے ہیں؟ کفر کا لفظ کیوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال کیا ہے ؟ کیا یہی مراد ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مسلمان کا قاتل کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے یا یہ مراد ہے کہ مسلمان کا قاتل کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور اتنا بڑا سنگین جرم کیا ہے کہ اس کا لقب اس کا نام کفر رکھ دیا گیا ہے؟ کیا خیال ہے پہلا یا دوسرا؟ پہلا معنی ہے یا دوسرا مراد کیا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی؟ اسی طرح یاد رکھیں "قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کی مراد جاننا بہت ضروری ہے کہ مراد کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد سے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد کیا ہے۔

میں مثال دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾(فصلت :40) (جو کچھ کرنا ہے جا کر کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے) اس کا مطلب کیا ہے کہ کافر کفر کرتا رہے اجازت ہے ؟زانی زنا کرتا رہے اجازت ہے ؟سود خور سود خوری کرتا رہے اجازت ہے ؟﴿اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ﴾ اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے ؟ یہ مراد ہے اللہ تعالیٰ کی یا یہ مراد ہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو میری پکڑ سے دور بھاگ نہیں سکتے ہو میری پکڑ سے تمہیں کوئی نجات نہیں دلا سکتا ؟ جیسے آپ

چھوٹے بچے کو کہتے ہیں شرارت کرتے ہوئے کہ اچھا میں دیکھ رہا ہوں جو کرنا ہے کرو بچہ کیا سمجھ لیتا ہے کہ میں جو شرارت کر رہا ہوں کروں یا رک جاؤں؟ بچہ کیا سمجھتا ہے؟ آپ بچے کو دیکھتے ہیں کہ وہ شرارت کر رہا ہے آپ ایک مرتبہ منع کرتے ہیں دوسری مرتبہ منع کرتے ہیں پھر کہتے ہیں اچھا کرتے رہو، اچھا کرتے رہو کا مطلب کیا ہے؟ بچہ کیا سمجھتا ہے کہ میں کرتا رہوں یا رک جاؤں؟ آپ ذرا غور کر کے دیکھیں کہ بچہ کیوں رک جاتا ہے؟ اسے پتہ ہے کہ اب میری خیر نہیں ہے، دو تین مرتبہ مجھے منع کر چکا ہے میرا والد اب جب یہ کہہ دیا ہے کہ کرتے رہو اب اگر میں کروں گا تو اب مجھے مار پڑے گی یا ڈانٹ پڑے گی۔ ٹھیک ہے کہ نہیں؟

تو اللہ تعالیٰ نے اسی انداز سے بیان ہے کہ ﴿اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ﴾ جو تم نے کرنا ہے جا کر کرو میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے کہ کفر کی یہ سزا ہے، سود خوری کی یہ سزا ہے، بے ایمانی کی یہ سزا ہے، زنا کی یہ سزا ہے، چور کی یہ سزا ہے۔ اُس کے بعد کیا؟ ﴿اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ﴾ میں دیکھ رہا ہوں جو تم کر رہے ہو اور میری پکڑ سے تم بچ نہیں سکتے ہو۔

کوئی شخص آکر کہے کہ بھئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو تم کرنا چاہو کرو تمہیں تو اجازت ہے میں سود اس لیے کھاتا ہوں کیا اس آیت کو بطور دلیل پیش کر سکتا ہے کیوں نہیں پیش کر سکتا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مراد دوسری ہے جو تم سمجھنا نہیں چاہتے ہو۔ اسی طریقے سے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد بھی سمجھنا ضروری ہے تو مسلمان کا قتل کرنے والا کافر ہے اس کا مطلب ہے کفر اصغر ہے یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر گناہ ہے جس کو کفر کے لفظ سے بیان کیا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنے والے کی دو قسمیں ہیں دو قسم کے لوگ ہیں (۱) وہ لوگ کفر اکبر کے مرتکب ہیں۔ (۲) وہ لوگ جو کفر اصغر کے مرتکب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا کفر اکبر کب ہوتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں:

1۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو جھٹلائے۔

زنا کی سزا کیا ہے؟ اگر غیر شادی شدہ ہو جوان اور وہ زنا کرے اس کا زنا ثابت ہو جائے اس کو سو کوڑے مارتے ہیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیتے ہیں حدیث میں آیا ہے۔

اگر کوئی شخص آکر کہتا ہے کہ میں اس سزا کو نہیں مانتا یہ سزا صحیح نہیں ہے، آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سو کوڑے مارو، وہ کہتا ہے نہیں میں اس کو مانتا نہیں ہوں تو وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے کافر ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے

نازل کردہ فیصلے کو جھٹلایا ہے چاہے وہ جانتے ہوئے جھٹلائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے قرآن مجید میں ہے یا چاہے اس کی تکذیب کرے۔

2۔ جحود اور تکذیب دو ملتے جلتے الفاظ ہیں، تکذیب ہوتا ہے کہ شروع سے ہی انکار کر دینا اور جحود کا مطلب ہے یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پھر اس کو جھٹلانا دونوں کفر ہیں۔

3۔ تیسری صورت ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو میں جانتا ہوں ٹھیک ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر زانی کو سو کوڑے نہ مارے جائیں بلکہ اس کے اوپر سو ریال کا فائن لگایا جائے جرمانہ لگایا جائے کہ وہ سو ریال دے یا ہزار ریال دے اور کوڑے نہ مارے جائیں اسے، کوڑے مارنا اُس زمانے تھا آج کے اس متمدن زمانے میں اس ترقی یافتہ زمانے میں اچھی بات نہیں ہے کہ کوڑے مارے جائیں کسی کو اور میرا یہ فیصلہ ہے کہ یہ بھی جائز ہے وہ بھی جائز ہے دونوں جائز ہیں تو یہ بھی کفر اکبر ہے یاد رکھیں۔

4۔ چوتھی صورت ہے کہ وہ شخص یہ کہے کہ میں یہ مانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ زانی کو سو کوڑے مارنے چاہیئں جو غیر شادی شدہ ہے لیکن یہ جو فیصلہ ہے وہ اس کے برابر ہے کہ اس پر ہزار ریال کا جرمانہ ہو دونوں برابر ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ ایک مخلوق کے فیصلے کے برابر کر دیا یہ بھی کفر اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔

5۔ پانچویں صورت، وہ شخص کہتا ہے کہ دیکھو میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے یہ لیکن آج کے ترقی یافتہ زمانے کے لیے درست نہیں ہے اس لیے میں اس فیصلے کو تبدیل کر کے ایک نیا فیصلہ دے رہا ہوں کہ ہزار ریال جرمانہ اس نے دینا ہے اس کو کوڑے نہ مارو، یہ بھی کفر اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔

پہلی اور اِس میں کیا فرق ہے دونوں میں؟ پہلی میں وہ کہتا ہے دونوں برابر ہیں، اب وہ کہتا ہے کہ نہیں تبدیل کرنا ضروری ہے یعنی میرا فیصلہ اس فیصلے سے اچھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ جائز کہنے والا بھی کافر ہے، برابر کہنے والا بھی کافر ہے اور بہتر کہنے والا بھی کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے یہ صورتیں کفر اکبر کی ہیں۔

6۔ چھٹی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نازل کردہ فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ کرے اور اس پر راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہیں ہے لیکن دوسروں کے فیصلوں پر راضی ہے کہ زانی کو سو کوڑے مارنے چاہیئں ایک فیصلہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہے دوسرا فیصلہ ہے کہ ایک ہزار ریال جرمانہ ہے اس کے اوپر۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس فیصلے پر راضی ہوں جو اس قاضی نے دیا ہے کہ ہزار ریال جرمانہ دینا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو چھوڑ کر کسی بھی فیصلے پر راضی ہو جانا یہ بھی کفر اکبر ہے۔ راضی ہونے کا

مطلب کیا ہے جانتے ہیں ؟یعنی یا تو وہ اسے بہتر سمجھتا ہے، یا اسے برابر سمجھتا ہے، کم سے کم اسے جائز تو ضرور سمجھتا ہے ناں۔ کم سے کم کیا ہے جائز ہے کہ نہیں ؟ وہ کہتا ہے یہ جائز ہے اور جس نے یہ کہا کہ یہ فیصلہ جائز ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

جو کفر اصغر کی صورتیں ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں:

اگر کوئی شخص فیصلہ کرتا ہے اور وہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف ہے لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ یہ فیصلہ اس لیے میں نے کیا ہے میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بالکل صحیح ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ فیصلہ جو میں دے رہا ہوں یہ جائز نہیں ہے ، یہ ہزار ریال جرمانہ زانی کی سزا یہ جائز نہیں ہے لیکن دنیاداری کے لیے یا مال کے لیے، یا اپنی پوزیشن کے لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے تو ایسا شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ضرور ہے لیکن کافر نہیں ہے دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہے۔ کیوں دائرۂ اسلام سے خارج کیوں نہیں ہے کافر کیوں نہیں ہے ؟ اس نے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا ہے فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کا فیصلہ ہونا چاہیے اس روئے زمین کے اوپر لیکن جو فیصلہ میں دے رہا ہوں یا جس فیصلے پر میں عمل کر رہا ہوں کمزور ایمان کی وجہ سے وہ شخص مجبور ہو جاتا ہے۔

جیسے کوئی شخص زنا کرتا ہے مثال کے طور پر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کر کے زنا نہیں کرتا کیا خیال ہے ؟ جو شخص چوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ چوری نہ کرو چور جب چوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کر کے چوری کرتا ہے کہ نہیں ؟ جو شخص قتل کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے قتل سے منع فرمایا ہے، قاتل جب قتل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے کہ نہیں ؟ تو میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا ہر صورت میں کفر اکبر نہیں ہوتا ورنہ تو کبیرہ گناہ کرنے والا ہر مسلمان کافر ہوتا اور خوارج کا منہج درست ہوتا۔

ایک آخری صورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے، یہ عجیب بات ہے ! کہ ایک شخص عالم ہے اس کے سامنے ایک مسئلہ آیا اس شخص نے اجتہاد کیا اور اس اجتہاد کی بنیاد پر اس کا اجتہاد بعد میں غلط ثابت ہوا۔ عالم ہے مجتہد ہے کیا معصوم ہے ؟

نہیں غلطی ہو سکتی ہے فیصلے میں غلطی ہو گئی، اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ کچھ اور تھا اور اس شخص نے کچھ اور فیصلہ دیا کیونکہ عالم ہے مجتہد ہے لیکن فیصلہ اس نے غلط کیا ہے تو وہ ایک اجر اور ایک ثواب ضرور پائے گا کیونکہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر فیصلہ کرنے والا فیصلہ کرے اور اس کا وہ فیصلہ درست ثابت ہو جائے تو اس کو دگنا اجر ملے گا اور اگر فیصلہ کرنے والا فیصلہ کرے اور اس کا فیصلہ غلط ثابت ہو جائے تو اس کو ایک اجر ضرور ملے گا۔ یہ اجر کیوں ملا ؟ حسن نیت اور اخلاص کا

اجر ہے کیونکہ اس نے نیک نیتی سے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس نے فیصلہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کا فیصلہ غلط ثابت ہوا بعد میں۔

مقدمے میں آخری بات یہ ہے جو میں اہم سمجھتا ہوں بیان کرنا کہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ جو ہے اس کا معنیٰ کیا ہے۔اس معنیٰ میں بہت سارے لوگوں سے غلطی ہوئی اور آج بھی غلطی ہو رہی ہے اور اسی غلط فہمی کی بنیاد پر حکمرانوں پر کفر کے فتوے لگائے جارہے ہیں، بعض لوگوں نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا کہ آج اس روئے زمین پر کوئی بھی حاکم مسلمان ہے ہی نہیں سارے کے سارے کافر ہیں۔ تعجب کی بات ہے میرے بھائیو کہ آج روئے زمین پر کوئی بھی کسی بھی مسلمان ملک کا حاکم مسلمان نہیں ہے سارے کافر ہیں آپ سوچ سکتے ہیں ؟!اور بعض لوگ اس سے دس قدم آگے چل کر یہ کہتے ہیں کہ حکومت میں جتنے بھی لوگ ہیں سارے کافر ہیں، جتنے وزیر مشیر ہیں سارے کافر ہیں۔اور بعض لوگ ان سے دس قدم آگے چل کر یہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ان کو ووٹ دیئے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ مسلمان کون بچا امت میں کوئی مسلمان رہتا ہے امت میں ان لوگوں کے علاوہ جو ہر مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگاتے پھرتے ہیں ؟!

یہ تکفیری گروہ ہے یہ منہج ہے خوارج کا لیکن دکھ کی بات یہ ہے کہ آج کے زمانے میں ہمارے بعض جوان اس راستے کو اپنا چکے ہیں اور بعض اپنانے کا انتظار کر رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے ان کو یہ گمان ہے کہ ایک یہی راہ راست ہے یہی حق ہے اسی کو اپنانا چاہیے ۔یعنی اس سے بڑی بدبختی کیا ہوگی کہ علماء کے فتاویٰ موجود ہیں، سلف صالحین کے اقوال دیکھیں آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر آج تک علماء جب عقیدے کے متعلق بات کرتے ہیں، یا توحید کے متعلق بات کرتے ہیں تو اس گروہ کی نشاندہی ضرور کرتے ہیں کہ خوارج کے راستے سے بچ کر رہنا۔

مجھے کوئی بھی عقیدے کی ایک کتاب دکھادیں جس میں خوارج کا ذکر نہ ہو اور جس میں ان کے راستے کو اپنانے سے آگاہی کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ واضح الفاظوں میں دلائل کے ساتھ امت کو آگاہ کیا ہے سلف صالحین نے اور ہر اس عالم نے جو سلف صالحین کے راستے کو اپناتا ہے اور بار بار آگاہ کیا ہے کہ ان کے راستے سے بچ کر رہنا یہ کٹھن راستہ ہے، یہ گمراہی کا راستہ ہے، یہ راستہ جہنم کی طرف لے جانے والا راستہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہماری کے بعض جوان اسی راستے کو اپناتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جنت جو ہے ہمیں صرف اس راستے پر ملے گی ہم صرف ایک ہی گروہ ہیں جو مسلمان رہ گئے ہیں باقی سارے کے سارے کافر ہیں۔ نعوذ باللہ ، نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور سلف صالحین کے راستے کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ تو یاد رکھیں یہ غلط فہمی کیوں ہوئی میرا یہ سوال تھا، غلطی فہمی اس لیے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کیا؟

کیا صرف حدود و تعزیرات کی حد تک ہے کہ زانی کی سزا اگر وہ غیر شادی شدہ ہے تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے اور شادی شدہ ہے تو سنگسار کرنا پتھر مار کر اسے قتل کر دینا ہے ؟ چور کی سزا اگر اس کی چوری ثابت ہو جائے تو دایاں ہاتھ ہتھیلی سے کاٹ دینا ہے ؟ اگر کوئی قذف کرتا ہے تو حد قذف (اگر مسلمان مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگاتا ہے) اور یہ ثابت ہو جائے تو اسّی کوڑے مانے ہیں ؟ یہ جو سزائیں ہیں کہ قاتل کی سزا اگر ثابت ہو جائے تو قتل ہے یہ حدود ہیں شریعت کی یہ ایک حصہ ہے اللہ تعالیٰ کے مختلف شریعت کے فیصلوں میں سے ایک حصہ ہے یہ ایک حکم ہے یہ ایک فیصد ہے میرے بھائیو، باقی ننانوے فیصد پوری شریعت پڑی ہے اس میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ لوگ کیا کہتے ہیں ؟ یہ کتنی ناانصافی کی بات ہے کہ ایک پرسنٹ (1%) کو لے لیا اور اسی پر کفر کا فتویٰ لگایا مسلمانوں پر اور باقی جو وہ خود گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ ہے ؟! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (جس نے مسلمان بھائی کو کافر کہا اُن دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہے)۔ سبحان اللہ دیکھیں ذرا کتنی خطرناک بات ہے ! لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے پھرتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں اور دوسروں کو کہتے ہیں یہ کافر ہے خود بھی تو وہی عمل کر رہے ہو کہ نہیں ؟ !

اور یہ کہاں کا انصاف ہے کہ صرف حدود و تعزیرات کی حد تک اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو ماننا ہے اور اسی کو دین بنا دینا ہے اور اسی کو دوستی اور دشمنی کا معیار بنا دینا ہے اور باقی امت میں جتنی بھی نافرمانیاں ہو رہی ہیں اور خود بھی نافرمانی کرتے ہیں خوارج کے راستے کو اپنا کر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ کر رہے ہیں ؟ ! یہاں پر غلطی ہوئی ہے۔

میرے بھائی حدود و تعزیرات دین کا حصہ ہے مومن کے ایمان کا تقاضہ ہے کہ ان پر عمل کرے جب کوئی شخص چور کو سزا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق وہ شخص عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی۔

جو شخص زنا چھوڑتا ہے وہ شخص بھی عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی کہ زنا کو ترک کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ نہیں ؟ عبادت ہے ۔ جو شخص چوری نہیں کرتا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے، جو شخص سود نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے وہ شخص اپنی زندگی عبادت میں گزار رہا ہے کہ نہیں ؟ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾(الذاریات:56) کی تحقیق کر رہا ہے کہ نہیں وہ شخص ؟ ﴿لِيَعْبُدُونِ﴾ کا مطلب کیا ہے صرف نماز، روزہ، حج، زکوۃ ہے بس ؟ نہیں، یہ بنیاد ہے عبادت کی لیکن عبادت "الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اچھا قول اچھا کلام بہترین طریقے سے مسلمان بھائی سے گفتگو کرنا بھی صدقہ ہے۔

صدقہ عبادت ہے کہ نہیں ؟تو آپ کی اچھی بول چال عبادت ہے، جب آپ اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص نیت کے ساتھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں لوگوں کے دکھاوے کے لیے نہیں، اگر لوگوں کے دکھاوے کے لیے ہے تو اس میں اخلاص نہیں رہتااور یہ عبادت نہیں ہے پھر لیکن جب آپ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کے ساتھ اچھی گفتگو کرتے ہیں اچھی بات کرتے ہیں تو یہ آپ کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھا جائے گا۔ مسکرا کر بات کرنا مسلمان بھائی کے سامنے عبادت ہے، مسلمان بھائی کی مدد کرنا عبادت ہے، کوئی بھاری چیز ہے آپ کے مسلمان بھائی نے روکا ہے اس کی آپ نے مدد کرکے اٹھا کر سواری پر رکھا ہے یہ بھی عبادت ہے صدقہ ہے۔

تو میرے بھائی عبادت میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص سود نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے، زنا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے یہ بھی عبادات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے صرف حدود تعزیرات نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے ہر وہ فیصلہ ہے جو شریعت کا حصہ ہے۔

والدین کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا ہے اور کتنے لوگ ہیں جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتے ہیں اس دعوے کے ساتھ کہ ہم جہاد پر جارہے ہیں۔ یہ کون سا جہاد ہے ؟! مسلمانوں کا قتل عام کرنا جہاد ہے ؟ کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنا جہاد ہے ؟ یا بعض جوان کہتے ہیں کہ ''ہم بم بلاسٹ کرکے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں ہم شہید ہو جاتے ہیں''۔ تم جان کا نذرانہ جو پیش کررہے ہو کن کو مار کر پیش کررہے ہو ؟ کتنے یہودی تم نے مارے ہیں اور کتنے عیسائی تم نے اور کتنے ہندو تم نے مارے ہیں ؟ کلمہ پڑھنے والے مسلمان مار رہے ہو قتل کررہے ہو مسلمانوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان کا قاتل کافر ہے، ابھی میں نے بیان کیا ہے کہ وہ کفر اصغر کا مرتکب ہوتا ہے۔ کیا جنت اتنی سستی ہے کہ مسلمان کے قاتل بھی جنت میں جائیں گے ! ہر جرم کی سزا قتل بھی نہیں ہے بھائی کہتے ہیں کتنی پیاری بات ہے ! لیکن وہ جرم کو سمجھتے ہیں کفر وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان جو ہیں جیسے ابھی میں نے کیا ہے کیونکہ حکمران کافر ہے اس کے وزراء بھی کافر ہیں، حکومت بھی کافر ہے ،ووٹر بھی کافر ہیں۔ بھائی کہتے ہیں کفر کی سزا بھی قتل نہیں ہے۔ کیوں ؟ کیونکہ کافر کو سزا آپ اور میں نہیں دیں گے۔ جس کا کفر کا متعین ہو جائے سزا کون دے گا ؟ حاکم وقت دے گا۔ حاکم وقت تو خود کافر ہے ان کے نزدیک پھر سزا کون دے گا ؟ اسی لیے یہ لوگ قانون کو خود ہاتھ میں لیتے ہیں کہتے ہیں کہ نہیں ہمارا امیر اپنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (کہ جو شخص یا جو لوگ ایک امام کے ہوتے ہوئے ایک حاکم کے ہوتے ہوئے دوسرے کی بیعت کرتے ہیں یا دوسرا اپنی بیعت کرواتا ہے دوسرے کو قتل کردو)۔ کیونکہ فتنے اور انتشار کا سبب بنتا ہے اور جو

لوگ اپنے اپنے امیر بنائے بیٹھے ہیں مجھے پسند ہیں آپ آپ کو امیر بنا دیا، انہیں پسند ہے وہ اس کو امیر بنا دیا! ﴿ظُلُمٰتٌ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ﴾ (النور:40) جہل مرکب کی تاریکیاں اور اندھیرے ہیں یہ ان ہی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اپنی۔

اب درس کی طرف واپس آتے ہیں مقدمے کے بعد شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ سے اس باب کو باندھا ہے:
﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس چیز پر ایمان لے آئے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے (یعنی قرآن مجید پر) ﴿وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ﴾ (اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل ہوئی) ﴿يُرِيۡدُوۡنَ﴾ (وہ چاہتے کیا ہیں)۔ وہ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے لیکن وہ کرتے کیا ہیں دیکھیں یہ وہ چاہتے کیا ہیں؟ وہ یہ چاہتے ہیں ﴿يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ﴾ (کہ ان کے فیصلے طاغوت کرے)۔ طاغوت کیا ہے؟ ہر وہ چیز، ہر وہ شخص، ہر وہ گروہ جو حد سے گزر جاتا ہے طغیانی پر آجاتا ہے چاہے وہ ایک شخص ہو، چاہے وہ دو شخص ہوں، چاہے وہ حاکم ہو چاہے وہ محکوم ہو، چاہے عالم ہو چاہے جاہل ہو، چاہے گروہ ہو۔

الغرض وہ اپنا فیصلہ کروانا چاہتے ہیں ہر اس شخص سے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اس کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ ﴿وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ﴾ (اور اُن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہر اس فیصلے کو اور فیصلہ کرنے والے کو جھٹلائیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے (حکم تو یہ دیا گیا تھا اُن کو) لیکن شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ بہت دور گمراہی میں چلے جائیں اور وہ شیطان کے اس بہکاوے میں آجاتے ہیں اور بہت دور چلے جاتے ہیں گمراہی کی دلدل میں غرق ہو جاتے ہیں)۔

کون سی گمراہی شیطان چاہتا ہے جس پر وہ عمل کرتے ہیں؟ شیطان چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق یہ لوگ فیصلہ نہ کریں اور ان کو وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ فیصلہ مشکل ہے اس میں سزائیں بہت ہیں اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا، اس میں کوڑے مارے جائیں گے، اس میں بے عزتی ہوتی ہے، اس میں یہ ہے اس میں وہ ہے اور لوگ کم علم کم ایمان لوگ جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ بات تو ٹھیک ہے! رشوت دے کر جان چھڑانی ہے، یا کسی اور کی طرف جا کر فیصلہ کرواتے ہیں جان چھڑاتے ہیں تو جس نے بھی ایسا عمل کیا ہے تو اس نے طاغوت کی طرف جا کر اپنا فیصلہ کروایا ہے۔

تفصیل کیا ہے کافر ہے؟ تفصیل ہے جو میں بیان کر چکا ہوں کہ ہر صورت میں طاغوت کافر نہیں ہوتا، ہر طاغوت کافر نہیں ہوتا یاد رکھیں۔ اس لیے بعض لوگ اس آیت کو دلیل بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر حکمران کافر ہے کیونکہ طاغوت ہے۔ طاغوت

شریعت کے الفاظوں میں دینار اور درہم کو بھی طاغوت کہا گیا ہے پتہ ہے آپ کو؟ دینار اور درہم کو بھی طاغوت کہا گیا ہے ''عبدُ الدِّینَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ'' (دینار کا بندہ ہے درہم کا بندہ ہے)۔

طاغوت کا فرتب ہوتا ہے فیصلہ کرنے والا اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف جب وہ یہ کہتا ہے کہ میرا فیصلہ اللہ تعالی کے فیصلے سے اچھا ہے، یا جب وہ اللہ تعالی کے فیصلے کو جھٹلاتا ہے، یا وہ صورتیں جو میں کفر اکبر کی بیان کر چکا ہوں تب تو یہ طاغوت کفر اکبر کے درجے تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ اگرچہ وہ طاغوت ہے حد سے گزر چکا ہے، اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا ہے لیکن کافر، کفر اکبر نہیں ہے اس لیے اس مسئلے کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ کہ اللہ تعالی کی کتابیں اللہ تعالی کے نازل کردہ کلام ہیں مخلوق نہیں ہیں۔ تورات، انجیل، زبور، قرآن یہ اللہ تعالی کی نازل کردہ کتابیں ہیں ان سب میں اللہ تعالی کا کلام ہے اور جب نازل ہوئی ہیں ﴿بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ﴾ جیسے اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے اگر مخلوق ہوتا تو مخلوق تو کن فیکون سے ہوتی ہے ناں تو پھر نازل کیوں ہوئی ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالی کی کتابیں تورات، انجیل، زبور، قرآن، صحف ابراہیم، صحف موسیٰ، یہ سارے کے سارے اللہ تعالی کا کلام ہیں جیسا کہ اللہ تعالی کی شایان شان ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کلام فرماتے ہیں مخلوق کے کلام سے ہٹ کر بالکل۔

2۔اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا حرام ہے، بنیادی طور پر حرام ہے۔

3۔اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا کفر اکبر بھی ہو سکتا ہے کفر اصغر بھی ہو سکتا ہے، اس تفصیل کو جاننا ضروری ہے کہ کب کفر اکبر ہوتا ہے اور کب کفر اصغر ہوتا ہے۔

4۔اللہ تعالی کے فیصلوں کو چھوڑ کر دوسروں کے فیصلے کو اپنانا نفاق کی سب سے بڑی نشانی ہے کہ منافق انسان ہے منافق تو ضرور ہے چاہے وہ نفاق اکبر ہو چاہے نفاق اصغر ہو وہ منافق ضرور ہے۔

5۔ جس نے اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا وہ شخص طاغوت ہے یعنی اللہ تعالی کی حدوں کو پار کرنے والا ہے طاغوت ہے۔

6۔طاغوت ہر صورت میں کافر نہیں ہوتا۔

7۔دین کو سیاست سے جدا کرنا حرام ہے، شریعت کو سیاست سے جدا کرنا حرام ہے۔

8۔آج مسلمانوں میں جو پریشانیاں ہیں اور مصیبتیں ہیں اور آپس میں اختلاف ہے اس کی وجہ اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا ہے۔

9۔اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو سمجھنا کہ اس کا معنی کیا ہے،اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کا معنی صرف حدود و تعزیرات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کا معنی ہے ساری کی ساری شریعت۔

10۔خوارج کارد جو مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگاتے پھرتے ہیں۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے کوئی سوال؟اگلے درس میں ان شاءاللہ تقریباً تین آیات ہیں اورایک حدیث ہے۔

سوال: نفاق اکبریادرکھیں،بھائی کا یہ سوال ہے میں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا نفاق کی نشانی ہے منافق ہےاور منافق تو درک اسفل میں ہوتا ہے یعنی کافروں کے بھی نیچے ہوتا ہے؟

جواب: یہ وہ نفاق ہے جسے نفاق اکبر کہتے ہیں وہ منافق تو کافروں سے بھی بدتر ہے لیکن میں نے یہ کہا ہے کہ منافق ضرور ہے تو وہ نفاق اکبر بھی ہو سکتا ہےاور نفاق اصغر بھی ہو سکتا ہے۔

سوال: بھائی کا یہ سوال ہے کہ کسی سزا سے بچنے کے لیے یعنی جو سزا اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اس سزا سے بچنے کے لیے کسی اور کی سزا یا فیصلے کو اپنایا جائے؟یعنی مثال کے طور پر ایک شخص نے زنا کیا ہے اس کو سو کوڑے مارنے ہیں اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے اور وہ شخص کہتا ہے کہ ایک ہزار کی جو سزا ہے یہ میرے لیے اچھی ہے۔اب کون؟گناہ گار یہ سوچ رہا ہے کہ اگر ایک ہزار والی میں یہ سزا اپنالوں میں جرمانہ دے دوں گا ایک ہزار ریال کا اور میری جان چھوٹ جائے گی اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام ہے لیکن کافر نہیں ہے،وہ جانتا ہے کہ یہ جو فیصلہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کا ہے یہ فیصلہ حق ہے لیکن وہ ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اس فیصلے سے بچنا چاہتا ہے۔اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کے گناہ کی تکفیر نہیں ہو گی،ایک ہزار دیتا بھی ہے تو گناہ اس کے سر پر ویسے رہے گا۔آپ جانتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق آپ فیصلہ کرتے ہیں اور کسی کو سزا سناتے ہیں تو اس شخص کا وہ گناہ مٹ جاتا ہے نامۂ اعمال سے یعنی زانی اگر زنا کرے اور سو کوڑے کھالے تو اس کا گناہ زنا کا مٹ گیا آخرت میں نامۂ اعمال سے زنا کا گناہ ختم ہو گیا،تو یہ جائز نہیں ہے حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا ہر صورت میں کفر نہیں ہے اگر وہ جاہل ہے اسے پتہ نہیں ہے اس نے فیصلہ کر لیا ہے اس پر گناہ نہیں ہے لیکن بات یہ سمجھیں کہ فیصلہ کرنے والے کو پتہ ہونا چاہیے۔فیصلہ ہر انسان تھوڑی ہی کرتا ہے آپ اگر فیصلہ کرتے ہیں تو علم کے ساتھ فیصلہ کریں ورنہ فیصلہ نہ کریں آپ۔

سوال:اس کا یہ جرم ہے کہ اس نے فیصلہ کیوں ہے؟

جواب: جی ہاں یہ جرم ہے اس کے لیے۔

سوال: بھائی یہ کہہ رہے ہیں کہ کفر اکبر بھی ہوتا ہے اور اصغر بھی ہوتا ہے؟

جواب: اگر کفر اصغر ہے تو اس کی سزا موت نہیں ہے اور کفر اکبر اگر ثابت ہو جائے تب اس کی سزا موت ہوتی ہے، مرتد کی سزا موت ہوتی ہے اور کفر کی سزا آپ یا میں نہیں دیں گے اس کے لیے قاضی شرعی دے گا یا حاکم وقت کی اجازت سے علماء دیں گے کوئی بھی شخص کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتا۔ اگر کوئی شخص کفر اکبر کا مرتکب ہو جائے اور ثابت ہو جائے تو حجت قائم ہوتی ہے حجت قائم علماء کرتے ہیں اور قاضی شرعی کرتے ہیں اس کے بعد حجت قائم کرنے کے بعد پھر اس پر حکم ہوتا ہے کفر کا پھر اس کو سزا ملتی ہے۔

سوال: میرا سوال یہ تھا کہ علماء جب تقسیم بتاتے ہیں کہ جس میں چار خصلتیں پائی جائے وہ منافق ہے اور وہ منافق اعتقادی نہیں ہے اس طرح کی بات، اور ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ چاہے وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھے، مجھے یہ پوچھنا تھا کہ ہم اس بات کی نفی کرتے ہیں جب کہ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بول رہے ہیں کہ پکا منافق ہے اور علماء کہتے ہیں کہ خصلتیں پائی جاتی ہیں تو ان علماء کی دلیل کیا ہے؟ اگر یہ چار پانچ خصلتیں پائی جائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ وہ منافق ہے چاہے وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھے تو ان علماء کی دلیل کیا ہے کہ وہ اعتقادی منافق نہیں ہے؟

جواب: یاد رکھیں نفاق کا لفظ شریعت میں دو قسم کا آیا ہے اگر شریعت کے نصوص کو دیکھیں آپ غور کریں ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾(النساء:145) منافق جہنم کی سب سے دور ترین تہہ میں ہیں سب سے نیچے ہیں، کافروں اور بدکاروں کے بھی نیچے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگر بات کرے تو جھوٹ بولے، اگر وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور اگر امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ تو کیا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا ہے کہ ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ اللہ تعالیٰ کی مراد یہی ہے کہ یہ یہی منافق ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں؟

دیکھیں شریعت احکم الحاکمین کی شریعت ہے شریعت کے نصوص کو سمجھنا بہت ضروری ہے، جہاں پر پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کی نفی بیان کرتے ہیں تو ایمان کی نفی ہر صورت میں کفر اکبر نہیں ہوتی اور یہیں سے خوارج کو غلطی ہوئی۔ ''لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ''، ''لَا يُؤْمِنُ'' ایمان کی نفی ہے۔ کیا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ پسند نہ

کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ کافر ہے؟خوارج نے کہا کافر ہے۔ کیوں؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی نفی کر دی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا" (جس نے چیٹنگ کی ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔ کیا ہم میں سے نہیں ہے تو پھر کہاں ہے وہ؟ کافر ہے کیا دائرۂ اسلام سے خارج ہے؟

تو علماء فرماتے ہیں کہ ایمان کی نفی جو ہے یا شریعت کے نصوص جو میں جو نفی آتی ہے تو وہ تین طریقے سے ہوتی ہے:

1۔ نفی الوجود کہ وہ چیز موجود ہی نہیں ہے۔ لا الہ الا اللہ "لا الہ" (کوئی بھی معبود موجود نہیں ہے)۔ کوئی معبود نہیں ہے نفی ہے ہر معبود کی۔ "الا اللہ" (سوائے اللہ تعالیٰ کے)۔ میں کہتا ہوں کہ اس کلاس روم میں کوئی عورت نہیں ہے "لا امرأة فی الفصل"۔ کیا مطلب ہے کوئی ایک بھی موجود ہو سکتی ہے؟ کوئی بھی نہیں ہے کوئی عورت نہیں ہے سب مرد ہیں یعنی، یہ نفی جو ہے نفی الوجود کی ہے۔

2۔ دوسری نفی نفی الصحۃ کہ ایک چیز موجود تو ہے لیکن نفی کی گئی ہے موجودگی کے ساتھ اس کا مطلب ہے کہ وہ صحیح نہیں ہے باطل ہے۔اس کی مثال "لا صلاۃ إلا بفاتحۃ الکتاب" (کہ نماز نہیں سوائے سورۃ الفاتحہ ہے)۔ یہاں پر "لا صلاۃ" نماز کی نفی کی جا رہی ہے کہ اگر سورہ الفاتحہ نہیں پڑھتے ہو نماز میں تو نماز نہیں ہے یعنی نماز باطل ہو جاتی ہے سورۃ الفاتحہ پڑھنا نماز میں رکن ہے نماز کا۔ اسی طریقے سے وضو کے بغیر نماز نہیں کہ نماز کے لیے وضو شرط ہے اگر وضو نہیں تو نماز بھی نہیں۔ تو "نماز نہیں" یہ جو نفی کی جا رہی ہے نماز کی صحت کی نفی کی جا رہی ہے۔

3۔ تیسری قسم کی نفی جو ہوتی ہے شریعت کے نصوص میں وہ ہے نفی الکمال کہ ایک چیز موجود بھی ہے، صحیح بھی ہے لیکن پھر بھی نفی کی جا رہی ہے اس چیز کی یعنی وہ چیز کامل نہیں ہے ناقص ہے۔ اس کی مثال میں "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ" (تم میں سے وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا) یعنی اس کا ایمان نہیں ہے بالکل کافر ہے یا ایمان ہے لیکن ناقص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد کیا ہے؟ ناقص ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کا ایمان ناقص ہے۔

تو اسی طریقے سے نفاق کی بات آتی ہے، نفاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھے بھی یہ ہرگز نہیں کہ وہ کافر ہو گیا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایمان اتنا کمزور ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کیسے سمجھتا ہے۔ کمزور ایمان والا اپنے آپ کو مسلمان کیسے سمجھتا ہے؟ یعنی اس کا اسلام اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ وہ اس کی پہچان نہیں بن سکتا۔ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے، اگر بات کرے

تو جھگڑالو بن جاتا ہے تو اس کا ایمان ہے کہاں ؟! کہاں چھپا ہوا ہے اس کا اسلام ؟! لیکن ہر گز مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا ہے اس لیے علماء نے ہمیشہ ان نصوص کو سامنے رکھا ہے۔

اہل سنت والجماعت کے علماء ہمیشہ کیا کرتے ہیں ؟ جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو سب نصوص کو جمع کرتے ہیں، نفاق کے متعلق جتنے بھی نصوص ہیں قرآن مجید کی آیات اور احادیث جمع کرتے ہیں اور دونوں کو آمنے سامنے رکھتے ہیں پھر تولتے ہیں، پھر فیصلہ کرتے ہیں کہ اب یہ نفاق جو ہے نفاق اکبر ہے یا اصغر ہے، لیکن اگر آپ صرف ایک نص کو لے لیتے ہیں اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تب تو فیصلے میں غلطی بھی ہوتی ہے اور خوارج نے اسی راستے کو اپنایا ہے اسی لیے خوارج کے نزدیک نفاق اصغر کا نام بھی کوئی نہیں ہے۔ان کے نزدیک جھوٹ بولنے والا بھی کافر ہے،ان کے نزدیک زنا کرنے والا بھی کافر ہے،ان کے نزدیک امانت میں خیانت کرنے والا بھی کافر ہے، عہد شکنی کرنے والا بھی کافر ہے تو مسلمان کون بچا ہے ؟! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے ''كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ''(آدم کی اولاد میں سے سارے کے سارے خطاء کار ہیں)''وَخَيْرُ الخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ''(اور بہترین خطاء کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں)۔تو پھر مسلمان کون بچا ہے جب سارے کافر ہیں تو، نعوذ باللہ ؟!

سوال: توبہ ہر گناہ سے ہوتی ہے ؟

جواب: توبہ ہر گناہ سے ہوتی ہے بالکل جی۔

سوال: بھائی کا یہ سوال ہے کہ حکمران اگر ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے تو کیا کفر ہے ؟

جواب: یہ کفر اصغر ہے کفر اکبر نہیں ہے۔ اس کو پتہ ہے کہ اس کو دنیا کی کوئی اچھائی چاہیے اسے کرسی کی سوچ ہے اسے ووٹ چاہیے، وہ ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے تو یہ کفر اصغر ہے کفر اکبر نہیں ہے بشرطیکہ اس کو ایمان ہو۔

اب یہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلہ حق ہے وہ تو دل کی بات ہے اور دل کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے ہم تو اس کا عمل دیکھتے ہیں کہ اس کا عمل کیا ہے اس نے فیصلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے خلاف۔ یہ جو اس نے عمل کیا ہے وہ اگر یہ یقین کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ حق ہے لیکن میں ووٹ کے لیے کرسی کے لیے فیصلہ دے رہا ہوں جو غلط ہے تو کفر اصغر ہے لیکن دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہے، تو ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے یہ لیکن ایمان کے خاتمے کی نشانی نہیں ہے۔

سوال: بھائی کا یہ سوال ہے کہ کسی شخص سے زنا ہوا۔اس شخص نے زنا کیا ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے،آمین) اور اس نے دیکھا اور ہے بھی غیر شادی شدہ غلطی ہو گئی ہے اور اس نے دیکھا کہ سو کوڑے لگتے ہیں،ایک سال کی جلا وطنی بھی ہے تو اس نے رشوت دے کر جان چھڑا لی ہے اور بعد میں توبہ کر لی ہے کیا اس کا گناہ معاف ہو گا کہ نہیں؟

جواب: بھئی توبہ کے بعد کوئی گناہ رہتا نہیں ہے، توبہ کے بعد شرک بھی نہیں رہتا سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بشر طیکہ مسلمان سچی توبہ کرے لیکن اس شخص نے جو گناہ کیا ہے جو رشوت دی ہے اس کا گناہ الگ ہے پھر رشوت سے بھی توبہ کرنی پڑے گی اسے اور اسے ہر اس گناہ سے توبہ کرنی پڑے گی جو اس گناہ سے وابستہ ہے جس کی وجہ سے اس نے جھوٹ بھی بولا ہے، رشوت بھی دی، دھوکا بھی دیا ہے ان سب گناہوں سے توبہ کرنی پڑے گی۔

سوال: پہلا سوال بھائی کا یہ ہے کہ جو حکمران کفر اکبر کا ارتکاب کرتے ہیں ظاہر اً ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم حکمران کے خلاف نکلیں بغاوت کریں کاروائی کریں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ" (الا یہ کہ تم کفر دیکھو صریح کفر بواح کفر اپنی آنکھوں سے دیکھو (کسی کی سنی سنائی پر نہیں، میڈیا کی بات نہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے واضح بات ہے واضح کفر کا ارتکاب کیا ہے اور کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہے) اور تمہارے پاس اس کی دلیل بھی ہو قرآن سے یا صحیح حدیث سے پھر تو نکلو)۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اور بھی شرطیں ہیں اب وہ حقدار ہو گیا ہے کہ اس کے ساتھ بغاوت کی جائے لیکن اور شرطیں بھی ہیں بغاوت سے پہلے اور نکلنے سے پہلے ان چار شرطوں کے ساتھ ساتھ:

1۔ کہ طاقت ہو مسلمانوں کے پاس کہ اس حاکم وقت کو جس نے کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہے کہ اسے اتار دیں،ان کے پاس طاقت ہونی چاہیے اگر طاقت نہیں ہے کمزور ہیں تو ہر گز قدم نہ اٹھائیں کیونکہ قتل و غارت ہو گی، افرا تفری ہو گی، مسلمانوں کا قتل عام ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی شریعت میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام ہو یاد رکھیں۔

2۔ان کے پاس ایسا نعم البدل حاکم ہو جو مومن ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو۔ اگر وہ ایک حاکم کو اتارتے ہیں جو کفر اکبر کا مرتکب ہے یا بدکار ہے اس کی جگہ دوسرا آجائے گا تو فائدہ کیا ہوا؟ مسلمانوں کا قتل عام کرنے کا فائدہ کیا ہوا؟

3۔اس کے ساتھ ساتھ یاد رکھیں اس میں مصلحت بھی ہو، تیسری شرط یہ ہے کہ مصلحت ہو اور جو مفسدہ ہو مصلحت سے زیادہ نہ ہو۔ یعنی اگر ایک کام ہے اس میں مصلحت بھی ہے کہ کافر کو ہم اتار دیں گے کوئی دوسرا مسلمان مومن آجائے گا لیکن اس کا اتارنے میں ایک مفسدہ ہے، مفسدہ یہ ہے کہ امن وامان کا خاتمہ ہوتا ہے، مسلمانوں کا قتل عام ہوتا ہے اور افرا تفری کا عالم بن جاتا

ہے، لوٹ مار شروع ہو جاتی ہے، اگر یہ خطرہ موجود ہے یہ مفسدہ متعین ہو جاتا ہے تو تب ایسے حکمران کے خلاف کاروائی کرنا درست نہیں ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس حکمران کے پاس کوئی فوج ہے اور آپ کے پاس سوائے کچن کی چھریوں کے اور پسٹل کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور کلاشنکوف سے بھی کام نہیں چلے گا یاد رکھیں، ایک دو ٹینک سے بھی کام نہیں چلے گا، ایک دو آر پی جی (RPG) سے بھی کام نہیں چلے گا، ایک ایف 16 سے بھی کام نہیں چلے گا کیونکہ ایک فوج کا آپ سامنا کر رہے ہیں جو ایک ملک کی فوج ہے، تو یاد رکھیں کہ مسلمانوں کا قتل عام کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر گز قابل قبول نہیں ہے۔

4۔ پھر دوسری بات کہ اگر ایک حکمران ہے وہ مسلمانوں کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ اس کے فیصلے کو اپنائیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو چھوڑ دیں تو کیا ایسا حکمران کافر ہے؟

وہ بھی کافر نہیں ہے بشرطیکہ تب کافر ہو گا جب ان چھ صورتوں میں سے کسی صورت میں وہ شامل ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے میں یا تو راضی نہیں ہے یا ان کو اچھا نہیں سمجھتا، یا ان کی تکذیب کرتا ہے تب وہ اس صورت میں کافر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

جو لوگ ہیں جو لوگ مجبور ہیں ان کا کیا گناہ ہے مجبور پر کوئی گناہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (کہ میری امت پر معاف کر دیا گیا جس چیز پر انہیں مجبور کر دیا جائے)۔ بشرطیکہ دل میں اسے بُرا سمجھیں یہ نہیں ہے کہ اگر داڑھی منڈوانے کا حکم دے دے حکمران آپ داڑھی منڈوائیں خوشی سے کہ داڑھی کا حکم آ گیا ہے، نہیں! اگر وہ آپ کو کوڑے مارتے ہیں، جیل میں بند کرتے ہیں مجبور ہیں آپ تب تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن میرا نہیں خیال کہ دنیا کے کسی ملک میں ایسا کوئی قانون پاس ہو گیا ہو کہ داڑھی منڈوانا فرض ہے اور اس کو سزا ملتی ہے داڑھی رکھنے والے کو۔

نہیں ایجپٹ (Egypt) میں داڑھی پر سزا نہیں ہے۔ یہ یاد رکھیں ایجپٹ میں داڑھی رکھنے پر سزا نہیں ہے ایجپٹ میں داڑھی رکھنے والوں کو ان کو سزا ملتی ہے جو حکومت کے خلاف کاروائی کرتے ہیں اور بلکہ وہ ان داڑھی والوں کے لیے مصیبت بن جاتی ہے جو اچھے لوگ ہیں بے چارے! یہ خوارج کا منہج ہے جو خوارج کے راستے پر چلتے ہیں اور انہوں نے حکومت کے خلاف کاروائی کی ہے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے ان کے خلاف تو وہ کاروائی کرتے ہیں اور وہ خود پھر جب ایجپٹ جاتے ہیں اپنے ملک میں جاتے ہیں داڑھی منڈوا کر جاتے ہیں، حکومت نے منع نہیں کیا کہ داڑھی نہ رکھو یاد رکھیں کتنے علماء ہیں ایجپٹ میں جن کی داڑھی ہے۔

سوال: آخری سوال، بھائی یہ کہتے ہیں کہ اسلامی شریعت کسی ملک میں بھی نہیں ہے یہاں پر کچھ ہے تو ہم کہاں سے فیصلہ کروائیں؟

جواب: یہ بات درست نہیں ہے آپ کی یہ کس نے کہا ہے کہ مسلمان ممالک میں اسلامی شریعت کا نفاذ نہیں ہے ! یہ الگ بات ہے کہ مکمل نفاذ نہیں ہے لیکن شریعت تو ہے کسی نہ کسی صورت میں تو ہے۔ آپ پاکستان میں دیکھیں شادی بیاہ کے مسائل کیسے حل ہوتے ہیں، میری بات سنیں ناں ہے تو سہی ناں آپ یہ نہ کہیں کہ بالکل نہیں ہوتے کسی ایک جزیئے میں تو ہوتے ہیں ناں کسی صورت میں تو ہوتے ہیں۔ طلاق کے مسائل کیسے حل ہوتے ہیں ؟ ! وہ مسلمان جو کسی غیر ملک میں رہتے ہیں اور اس ملک میں مسلمانوں کے فیصلے مسلمان ہی کرتے ہیں وہ اُن مسلمانوں کے فیصلوں کو چھوڑ کر کسی کافر کے فیصلے کو اپناتے ہیں وہ کفر اصغر کے مرتکب ہیں گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔ کب ہوں گے ؟ اسی تفصیل کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہے۔ تو اس لیے اس سے آگاہ رہنا چاہیے مسلمان ممالک میں اگرچہ اکثر ممالک میں سو فیصد اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلے نہیں ہوتے لیکن بعض چیزوں میں فیصلے ہوتے ہیں اور خیر ابھی بھی موجود ہے امت میں الحمد للہ۔

سوال: بھائی کے دو سوال ہیں بڑے پیارے سوال ہیں، پہلا سوال یہ ہے میں نے یہ کہا ہے کہ قرآن مجید میں جو اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو فرمان ہے ان کی مراد کو سمجھنا ضروری ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی مراد اس آیت میں کیا ہے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد اس حدیث میں کیا ہے۔ کیا اس سے منطق کا دروازہ نہیں کھلتا؟ کیا اس سے عقل کا دروازہ نہیں کھلتا کہ میں اپنی عقل کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مراد کو ڈھونڈتا رہوں اور آپ عقل کے مطابق منطق کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مراد ڈھونڈتے رہیں؟

جواب: نہیں عقل کا دروازہ نہیں کھلتا اس میں نہ منطق کا دروازہ کھلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مراد کس نے سمجھی ہے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد کس نے سمجھی ہے ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھی ہے اور صحابہ کرام ہمارے سلف ہیں اور ہم سلف کے متبعین ہیں ہم سلفی ہیں یہی ہماری دعوت ہے کہ قرآن مجید اور صحیح حدیث کو سمجھنا ہے صحابہ کرام کی سمجھ کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ کی مراد کو متعین میں نہیں کروں گا آپ نہیں کریں گے، میرے عالم آپ کے عالم نہیں کریں گے، میرے امام آپ کے امام نہیں کریں گے کون کریں گے ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کریں گے، صحابہ کرام کے شاگرد تابعین، اتباع التابعین کریں گے۔ اگر میرے امام میرے عالم کا قول ان کے مطابق ہے تو وہ حق ہے، میرے امام نے میرے عالم نے اللہ تعالیٰ کی مراد کو پالیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد کو پالیا کیونکہ صحابہ کرام کے مطابق انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ اور اگر میرا عالم اور میرے امام کا قول ان کے مخالف ہے تو پھر میرے امام اور میرے عالم نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی مراد کو نہیں سمجھا۔ تو اس میں عقل کا اور منطق کا دروازہ کہاں کھلتا ہے بلکہ ہم سب جمع ہو سکتے ہیں کہ نہیں ؟

جتنے بھی امت میں آج اختلاف ہیں کیا ہم ایک ساتھ ایک چیز پر جمع ہو سکتے ہیں کہ نہیں ؟ کس چیز پر جمع ہو سکتے ہیں ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے پر۔ نہیں اپنا سکتے ہم صحابہ کرام کا راستہ اپنانا مشکل ہے کیا؟ !

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان میں بھی تو آپس میں اختلاف تھا تو ہم کس کی بات سنیں گے ؟

یہ بھی ایک اور چور دروازہ کھلتا ہے ، یاد رکھیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپس میں عقیدے کے معاملے میں کوئی اختلاف نہیں تھا، مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے آج کسی مسلمان سے پوچھیں کیا جواب ہے ؟ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا ایمان تھا کیا عقیدہ تھا؟ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ کسی صحابی نے اختلاف کیا؟ نہیں کیا۔ آج جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی مراد کو پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾(ق:16) (کہ ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے اس آیت میں سے ؟ کیا اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کیونکہ شہ رگ کے قریب ہے یا ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طہ:5) اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے ؟ تو جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو صحابہ کرام کی مخالفت کی کہ نہیں کی ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سمجھ کی مخالفت کی ہے۔

ہم کیسے اکٹھے ہوں گے ؟ میں اپنا حق چھوڑ دوں اور یہ کہوں کہ میرا ایمان ہے اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی نہیں ہے اللہ ہر جگہ موجود ہے یا وہ جو باطل پر ہے وہ اپنے اس باطل عقیدے کو چھوڑ دے اور یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں ہے ہم کیسے اکٹھے ہو سکتے ہیں ؟ ! میں حق چھوڑ کر باطل کی طرف جاؤں پھر اکٹھے ہوں یا باطل والا اپنا باطل چھوڑ کر حق کی طرف آئے تب اکٹھے ہوں کیا خیال ہے ؟ ہم اکٹھے ہو سکتے ہیں کہ نہیں ؟

پھر جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیچ میں اختلاف تھا وہ ان فروعی مسائل میں تھا جو اصول کے بھی فروع ہیں دور کے۔ نماز میں کوئی اختلاف تھا صحابہ کا؟ پانچ وقت کی نماز ہے، فجر کی دو رکعت ہے، ظہر کی چار ہیں، عشاء کی چار ہیں کوئی اختلاف تھا صحابہ کا؟ فجر کے وقت میں اختلاف ہے، ظہر کے وقت میں اختلاف ہے کب نماز پڑھی جاتی ہے ؟ نماز کے طریقے میں، حج کے طریقے میں، زکوۃ کے طریقے میں کوئی اختلاف ہے صحابہ کرام کا؟

ہاں فروعی مسائل میں اختلاف ہوا ہے اور وہ اختلاف کیوں ہوا ہے ؟ اس کی ضرورت تھی کیونکہ دو عقلیں برابر نہیں ہیں اور سب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نہیں ملی جو جتنا علم تھا اس کے مطابق انہوں نے فیصلہ کر دیا اور فتویٰ دے دیا۔ وہ معصوم بھی نہیں ہیں عصمت صرف انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے ہے۔ پھر جنگوں میں جو جنگیں ہوئیں صحابہ کرام کے

بیچ میں آپ جانتے ہیں کہ کتنے صحابہ نے حصہ لیا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت کتنے صحابہ تھے زندہ حجۃ الوداع میں ؟ایک لاکھ، یا ایک سے کچھ زیادہ۔ جنگ صفین، جنگ جمل صحابہ کرام کی آپس میں جنگیں ہوئی ہیں، تابعین بھی تھے منافقین بھی تھے ساتھ بہت سارے لوگ تھے جانتے ہیں کتنے صحابہ نے حصہ لیا؟ ان جنگوں میں فتنے میں کتنے صحابہ تھے ؟ایک لاکھ میں سے اگر آپ یہ سمجھیں کہ پچاس ہزار وفات پا گئے چند سالوں میں پچاس ہزار میں سے مثال کے طور پر کتنوں نے حصہ لیا ہوگا؟ تیس نے آپ سوچ سکتے ہیں! صرف تیس صحابہ نے اور وہ بھی اجتہاد کی بنیاد پر۔

باقی صحابہ جو تھے وہ کہاں پر تھے ؟انہوں نے فتنے سے اعتزال کر لیا چھوڑ دیا۔ میرے بھائی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں جو اختلاف ہوا تھا یہ چور دروازے بعض لوگوں نے کھولے ہیں پگڑی والوں نے کھولے ہیں کہ اختلاف تو صحابہ کرام کے بیچ میں بھی تھا تو آج ہم مختلف ہیں تو کیا ہے اختلاف رحمت ہے ! کس نے کہا کہ اختلاف امت رحمت ہے یہ روایت ضعیف ہے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے ! اگر اختلاف رحمت ہے تو پھر اتفاق زحمت ہوا کہ نہ ہوا؟ اتفاق زحمت ہوتا ہے یہ کون سی شریعت ہے ؟اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے ! تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے راستے کو اپنانے سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی مراد اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد کو سمجھ سکتے ہیں۔

<u>سوال</u>: بھائی کا یہ سوال ہے کہ ہم ظاہر پر فیصلہ کرتے ہیں دل کا حال تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے جو حکمران شریعت سازی کرتا ہے تو وہ کافر کیوں نہیں ہے ؟

جواب: یہ تفصیل تو میں نے بیان کی ہے درس کے آغاز میں کہ ہر صورت میں کافر نہیں ہے وہ یعنی کافر کفر اکبر نہیں ہے۔ کافر تو وہ ہے کفر اکبر بھی ہو سکتا ہے کفر اصغر بھی ہو سکتا ہے تو آپ متعین کیسے کریں گے کہ کفر اکبر ہے یا اصغر ہے ؟آپ نہیں فیصلہ کر سکتے جب تک کہ اس سے سوال نہ کریں اس سے پوچھا نہ جائے، جو اس کے اندر ہے اس کی زبان پر نہ آئے ورنہ تو پھر سارے کے سارے کافر ہیں کہ نہیں ؟! دیکھیں بات کفر اکبر کی ہے کب کفر کا فیصلہ سناتے ہیں آپ مجھے بتائیں حجت قائم کرنے کے بعد کہ نہیں ؟ابھی یہ بات بیان کی ہے میں نے کہ کفر کا فیصلہ کون سناتا ہے کب سناتا ہے ؟ قاضی شرعی یا عالم سناتا ہے۔ کب ؟ حجت قائم کرنے کے بعد۔ حجت قائم کرنا کیسے ہوتی ہے ؟اس سے پوچھا جاتا ہے کہ جو تم کر رہے ہو یہ کفر ہے اس سے بچو۔ وہ کہتا ہے کہ بھئی میں نے تو یہ صرف اپنی کرسی کے لیے کیا ہے میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو ہے وہ حق ہے تو کیا پھر بھی کفر اکبر ہوگا؟ نہیں ۔ تو اس لیے کفر کا فتویٰ لگانے میں احتیاط بہت ضروری ہے کوئی بھی شخص کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ کفر اکبر کا فتویٰ کسی

پر لگا ئے اس لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہا دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہے۔ واللہ اعلم۔

بات عوام کی ہو یا بات حاکم کی ہو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں ان کی تفصیل وہی ہے جو حکمران کے لیے ہے وہی عوام کے لیے ہے۔

یادرکھیں جس نے بھی قرآن مجید کی ایک آیت یا ایک لفظ کا انکار کیا وہ کافر ہے اس پر تو بات ہی نہیں ہے۔ کس بنیاد پر؟ اس کو کہیں یہ کفر ہے اس سے ڈریں اسے سمجھائیں، آپ نہیں سمجھا سکتے تو قاضی وقت کی طرف بھیجیں یہ کفر ہے سمجھائیں اسے۔ یہ کہنا کہ تم کافر ہو یہ بات درست نہیں ہے یہ میں آپ نہیں کہہ سکتے کہ تم کافر ہو یہ کسی کو متعین کرنا جائز نہیں ہے، یہ حاکم وقت، قاضی شرعی یا عالم فتویٰ دے سکتے ہیں یہ آپ نہیں دے سکتے کہ تم کافر ہو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کفر ہے اس سے بچو۔ آپ نہیں کہیں گے کہ تم کافر ہو کیونکہ آپ حجت نہیں قائم کر سکتے، آپ قاضی نہیں ہیں آپ عالم نہیں ہیں اور آپ کو اجازت کسی نے نہیں دی۔ جی لاتعلقی تو کریں گے آپ لاتعلقی کریں گے ایسے شخص سے جو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے کہ وہ کفر کا ارتکاب کر رہا ہے۔

دیکھیں جو لوگ نافرمانی کرتے ہیں ہر صورت میں کافر نہیں ہیں وہ، الا یہ کہ وہ کہے سود حلال ہے، استحلال ہے تو پھر کفر ہے، صورت حلال ہے تو کفر ہے۔ سود سود ہے حرام ہے جس نے کسی حرام چیز کو حلال قرار دیا وہ کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ کفر کا فتویٰ دینے کا کسی کے پاس اختیار نہیں ہے ہم میں سے، عوام الناس کے پاس نہیں ہے یہ علماء کا کام ہے قاضی شرعی کا کام ہے۔ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس [076. کتاب التوحید] سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio